منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم - باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ - توریت بلا توریہ انجیل بہ تبجیل - گویان صفت و سیرت مبرور محمدؐ

نمبر ۵ مطبوعہ صفی المظفر سنہ ۱۳۰۴ ہجری مطابق نومبر سنہ ۱۸۸۶ عیسوی جلد ۱

اشتہار یہ اخبار منشور وار بمقابلہ ترویدہ ۱۰ علاوہ محصول ڈاک بقیمت سالانہ بحساب ۵ روپیہ ہندوستانی نام مرسل آنی چاہیئے

قصہ موت و حیات بوضع تمثیل و تفسیر

کیونکہ یہ عہد جسکو مجیب نے بیان کیا وہ عہد ہے جسکی شرح ۱۷-۹-۱۴ تک بایں عبارت موجود ہے (پر خدا نے ابراہیم سے کہا کہ تو اور تیرے بعد تیری نسل پشت در پشت میرے عہد کو نگاہ رکھیں اور میرا عہد جو میرے اور تمہارے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان ہے جسے تم یاد رکھو سو یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک فرزند نرینہ کا ختنہ کیا جاوے گا اور تم اپنے بدن کی کہلڑی کا ختنہ کرواؤ اور یہ عہد اور میرا عہد کا نشان ہوگا جو میرے اور تمہارے درمیان ہے تمہاری پشت در پشت ہر لڑکے کا جب وہ آٹھ روز کا ہو ختنہ کیا جاوے گا گھر کا پیدا کیا گیا پردیسی ہے خریدا ہو جو تیری نسل کا نہیں لازم ہے کہ تیرے خانہ زاد اور تیرے زر خرید کا ختنہ کیا جاوے اور میرا عہد تمہارے جسموں

میں عہد ابدی ہوگا اور وہ فرزند نرینہ جسکا ختنہ نہیں ہوا وہی شخص اپنے لوگوں سے کٹ جاوے کہ اوسنے میرا عہد توڑا) خیال فرمانا اور انصاف کرنا چاہیئے کہ عہد سے مراد ختنہ حسب قول خدا موجود ہے بریں بنا جواب مجیب لائق التفات نہیں دیکھو وہ عہد ہوقت تک بنی اسمٰعیل میں بدستور قائم ہے عیسائیوں میں نہیں لہذا اسحٰق اُس وعدہ کی اولاد اسمٰعیل ہے اور اولاد اسمٰعیل میں نسل قیدار سے ہمارے حضرت جناب محمد مصطفی احمد مجتبیٰ سرور انبیا پیدا ہوئے **فہو المقصود جواب عیسائی** ختنہ تو یہود بھی کراتے ہیں اور وہ بنی اسرائیل ہیں پھر تخصیص بنی اسمٰعیل **جواب رقیم** البتہ یہود ختنہ کراتے ہیں مگر بوجہ اسکے کہ اوس خاندان نبوت سے لی گئی لہذا مستحق اس وعدہ کے نہیں رہی لہذا تخصیص بنی اسمٰعیل ثابت ہے شاید میرے قول کا قابل مسیح ہے (اسلئے میں تمسے کہتا ہوں

کہ خدا کی بادشاہت تمسے لیجاویگی اور ایک
قوم کو جاوسکے میوے لاوے دیجاویگی متی ۲۱
۴۳) اسکے مخاطب یہود جو کہ بنی اسرائیل ہین آیات
ماقبل اور مابعد کے سیاق سے ثابت ہین
پس وہ دوسری قوم بنی اسمٰعیل ہے چونکہ خدا
نسبت اسمٰعیل کی کہہ چکا ہے (مین اوسی برکت دونگا
اور اوسی برومند کرونگا پیدائش ۱۷ ۲۰) باین وجہ
مسیح نے یہ کلمات ارشاد فرمائی جو اوسکے میوہ
لاوے دیجائیگی پس وعدہ مندرجہ توریت بعد
مسیح پورا ہوا کہ نبوت بنی اسرائیل سے لیکر بنی
اسمٰعیل کو دی گئی جسمین ہمارے حضرت پیشوای
مرسلین مبعوث ہوی جنکا نام نامی اور اسم گرامی
انجیل مین فارقلیط اور تسلی دینے والا وغیرہ ہے
ہمارے مجیب کو چاہئے کہ جلد توبہ کرین اور نبوت
آخرالزمان جناب محمد مصطفی مقبول بارگاہ خدا شافع
یوم الجزا اشرف انبیا احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وآلہ و
اصحابہ وسلم کا اقرار دل اور زبان سے کرین یا اوس
دوسری قوم کے نام و نشان سے اطلاع دین مگر خیال
رہے کہ دوسری قوم کی صفت جو انجیل کے اسی
باب کے ۱۴ و ۱۶ و ۲۶ وس مین ہے پائی جاوے ورنہ
لائق خطاب نہ سمجھا جائیگا **جواب عیسائی**
مولوی صاحب نے جو ارشاد فرمایا کہ انجیل مین نام
محمد صاحب کا فارقلیط اور تسلی دینیوالا مترجمین نے
لکھا ہے یہ قول محض خلاف عیسائی انجیل ہے بلکہ
فارقلیط سے مراد روح قدس ہے جو پنتکوست کے

دن حواریون پر نازل ہوی تھی جسکا ذکر کتاب
اعمال مین ہے وہ تو محمد صاحب سے پہلے نازل ہو چکی تھی
باین دلیل وہ نام محمد صاحب کا نہین ہے مولوی صاحب
کو چاہئے کہ انجیل شریف کو کسی شریف سے پڑھکر
اوسکی مطلب کو سمجھین بعدہ مناظرہ کرنے کا عیسائیون
سے ارادہ کرین مین یہ نہین کہتا کہ مولوی صاحب انجیل
سمجھکر عیسائی ہوجاوین بلکہ یہ کہتا ہون کہ اگر مولوی
صاحب انجیل کے مدعا اصلی کو سمجھینگے اور راستی اور
انصاف کو ہاتھ سے نہ چھوڑینگے تو کیا عجب ہے کہ
بصدق دل دین عیسوی قبول کرین **جواب**
رقم اسوقت مجیب نے اپنی خوش تقریری
سے سب عیسائیونکو بہ ہی خوش کیا گمان کرتا ہون
کہ عیسائیون کو یہ خیال ضرور گذرا ہوگا کہ اب مولوی
صاحب سے جواب نہ ہوگا قریب ہے کہ لاجواب ہوکر
دین عیسوی کو اختیار کرینگے مین کہتا ہون کہ
مجیب کے عجب بیباکی ہے کہ گفتگو تو صداقت پر ہے
اور مجیب نے ایسا جھوٹ بولا جو شل اپنا نہین رکھتا
یعنے وہ گواہ بابت فارقلیط کے پیش کیا کہ جسکو
عقلا تو کیا جہلا بھی جو کچھ بھی تمیز رکھتے ہونگے
تسلیم نکرینگے بلکہ جسوقت اس جھوٹ کی تصریح
کیجاویگی بلا مبالغہ کہتا ہون کہ ہر پیر و جوان مجیب کے
قول پر از خود رفتہ ہوکر قہقہہ کریگا آفرین صد
آفرین مجیب کی اس ہمت پر اور نفرین صد نفرین
مجیب کی ابطالت پر کہ انجیل دانی اور عبارت فہمی
کا تو دعوی ہے مگر یہ خیال نہین ہے کہ انجیل یوحنا

جسمین لفظ فارقلیط وغیرہ سے مترجمین نے ترجمہ
کیا ہی کس سنہ مین تصنیف ہوی اور کتاب اعمال
لوقا کی کس سنہ مین تصنیف کی اگر اس تصنیف
ہر دو کتاب مجیب کو معلوم ہوتے تو ہرگز ایسا
جھوٹھا صریح اس مجمع مین ارشاد نفرماتے افسوس
مجیب کو وقت تعلیم انجیل معلم کے سنہ تصنیف
نہ بتائے اگر سنہ تصنیف بتائے ہوتے تو مجیب
کی تقریر منصفانہ اور گفتگوی معقول سے یقین
کرتا ہون کہ ہرگز ایسا کلمہ دروغ زبان سے نہ نکلتا
لہذا واسطے اثبات دروغگوی مجیب کے مین ایک مثال
بیان کرتا ہون جس سے ثابت ہوجائیگا کہ لاریب قول
مجیب غلط ہی **مثال** سوال کیا جاتا ہی کہ اگر کسی ہم
کے اجلاس مین ایسا مقدمہ دائر ہو جو گواہ یہ بیان
کرین کہ حضور عالی ہمتواس مقدمہ کی گواہی اسکے
وقوع سے بیشتر جسکو عرصہ قریب ۲۳ برس کے
ہوا گواہی دے چکے ہین تو کیا وہ جج! ون گواہونکی
گواہی کا اعتبار کریگا نہین ہرگز ہرگز نہین بلکہ قائل
اسکے سمجھیگا کہ مدعی بھی جھوٹا ہے اور گواہ بھی جھوٹے
یا دونو کو جنونی سمجھیگا اسیطرح کیفیت انجیل یوحنا
اور کتاب اعمال اور مجیب کی ہی روبرو سامعین عدالت
قرین کی کیونکہ انجیل یوحنا ۹۰ء مین لکھی گئی شاہد
اسکا قول ہارن صاحب جو اوسکی تفسیر کے جلد چہارم
صفحہ ۴۲۶ مین ہی اور سنہ تصنیف کتاب اعمال اسی تفسیر
کی جلد دوم صفحہ ۳۳۱ سطر عبوالندن ۱۸۲۲ء مین ۶۳
یا ۶۴ لکھے مین کیا ہوسکتا ہے کہ کتاب اعمال گواہ

جواب عیسائی تفسیر ہارن صاحب اسوقت
موجود نہین آپ کے قول کو کسطرح اعتبار کرون کیا
کوئی دلیل تقریری آپکے پاس ہی اگر ہو تو دکھلائے
یا آپ صداقت اور ایمانداری سے کہہ سکتے ہین کہ تفسیر
ہارن مین اسیطرح لکھا ہے جیسا کہ مین نے کہا ۔۔۔

جواب راقم ہم تحریر بھی دکھا سکتے ہین اور
ایمان اور صداقت سے بھی کہہ سکتے ہین کہ ہمارا قول
نہایت صحیح ہی کیونکہ جناب مولانا رحمت اللہ صاحب نے
اظہار الحق جلد اول صفحہ ۵۷ مین بھی سنہ
تحریر فرمائے ہین جو انجناب نے بیان کئے اور
فرقہ نصاریٰ کے علما تسلیم کر چکے ہین علاوہ اسکے
کتاب مقدس کتاب کا احوال اوسکی اخیر مین جو فہرست
درج ہے بھی سنہ تحریر ہین جو بیان کئے گئے ۔

جواب عیسائی چونکہ مولوی صاحب نے
حوالجات معتبر ارشاد فرمائے سو اسطے مین تسلیم
کرتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ جس عمر سے کہ مجھ تھا
اوسمین انجناب تابعان دین عیسوی ایسا جھوٹا اور
غلط صریح دعوی ہی جسکو مین مولوی صاحب کی زبانی
سنکر نادم و پشیمان ہوا لہذا جواب ہمارا یہ ہی کہ جب
مکتب مسیحی مین ایسا تعصب اور جھوٹھ ہی تو وہ مذہب ہرگز

مرگز حق نہین ہو سکتا اے سامعین جس حال مین
کہ مولوی صاحب نے یہہ ایک جھوٹ ثابت کر دیا کہ جسکا
مین بعد کوئی دوسرا عیسائی جواب دے سکتا ہے
لہذا اب جمیع اہل اسلام کی خدمت مین عرض ہے کہ جناب
مولوی صاحب نے اس تین روز کے عرصہ مین میرے
ایسے ایسے اعتراضات رد کئے کہ جنکی نسبت مین کہہ
سکتا کہ شاید دوسرا کوئی مولوی اگر رد کریگا تو وہ
مولوی صاحب سے عمدہ کوئی دلیل قایم نکریگا اور مین
بھی یقین کرتا ہون کہ جو جو حرج اور قدح مین نے
کی ہے کوئی دوسرا عیسائی اگر کریگا تو اسیقدر
کریگا۔ مین دلسے تصدیق کرتا ہون اور زبان سے
اقرار کرتا ہون کہ بلا شک و شبہ جناب محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وہ نبی ہین جنکا ذکر
انجیل یوحنا اول باب مین ہے جسکی بابت مولوی صاحب
نے دعوی کیا تھا مین گواہی دیتا ہون ساتھ کلمہ
شہادت اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ
کے تمام جماعت سامعین مسلمین میرے واسطے دعاے
مغفرت کرے۔ راقم سو جماعت مسلمین دعا کی اور اس
اس کے پر دعا کو ختم کیا ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
ونصرنا علی القوم الکافرین آمین ثم
آمین یا رب العالمین

محمد حسین مولوی غلام شاہجہانپوری

مولوی محمد شریف صاحب کے نام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد

آج کل یہان کچھ ایسے لوگ بھی نکلے ہین جو قران شریف
کے انگریزی ترجمون ہی سے نماز جایز جانتے ہین
اور اپنی ہر امر عبادات و معاملات مین اونہین کو
پیش کرتے ہین حالانکہ اونسے بارہا کہا گیا کہ اصل
متن کی تمام خوبی ترجمون مین کبھی نہین آسکتی
اور جو طرز و عنوان بیان اصل مین ملحوظ ہوتا ہے
ترجمون مین اوسکے رعایت کسیطرح ممکن نہین
مگر اون لوگون نے ایدھر جیسا چاہے ویسا کان
نہ دھرا اور بگوش ہوش کی بینی نہ سنا سلئے
مناسب معلوم ہوا کہ یہہ انگریزی و بنگلہ وغیرہ مین جو
مخالفین اسلام نے ہمارے قران شریف کے ترجمے
لکھے ہین ذرا انکی جانچ کیجاوے تو قدرے جو
اسطرف صرف ہمت کی گئی تو معلوم ہوا کہ یہہ سب
ترجمے ترجمون ہی سے ترجمہ ہوے ہین اور اصل
زبان سے کوئی نہین لکھا گیا ہے اس لئے یہہ
سب مطالب قرانی سے بالکل مباینت و مخالفت
رکھتی ہین اور بعض عبارات سے تو ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ دیدہ و دانستہ اس مین ایسے فاحش
غلطیان کی گئی ہین کہ جس سے نفس مضامین الٹ
پلٹ جاتے ہین اور یہہ مخالفین اسلام بہت اچھی

طرح جانتے ہین کہ قرآن کے ترجمون کو بدون
متن کے شائع کرنا بہت ہی ناپسندیدہ امر ہے
چنانچہ ہیکر سپین انڈ کمپنی کی فہرست کتب ۱۸۷۷ء
کے ایک صفحہ پر بعنوان دی قرآن یعنے القرآن
یہہ لکھا ہوا ہی پہلا قرآن شریف مسلمانون کے
استعمال کے لئے کسان سقالہ روسیا مین
تقریباً ۱۸۱۹ء مین چھپا اور اوسکے تہوڑے ہی
پیشتر ایک قلمی نسخہ سے فوٹوگرافی کے ذریعے
ترکون کے استعمال کیلئے جرمن مین ایک جلد
قرآن کی طیار کی گئی قرآن کے ترجمے مسلمانون
اور انگریزون نے ترکی فارسی ہندوستانی اور
عموماً زبانہاے یورپ قریب بالکل قومون
کے کیا مسلمانان مشرقی قرآن کو بدون اصل
متن کے ترجمہ کرکے شائع کرنے کو ایک بہتان
سازی سمجھتے ہین اسلئے اونکی ترجمہ کا یہہ طور ہے کہ
عبارت ترجمہ کو بین السطور مین لکھا کرتے ہین تبھی
پسن باوجود اسکے بھی ان لوگون کا یہ کہنا کہ ایسے ہی بلا متن
قرآن کے ترجمون کو شائع کرایا تو عموماً مسلمانونکو
ایک مذہبی گزند پہونچانا ہے یا یہہ سعی بیفائدہ کرنا
ہے کہ جیسے تمہارے اصل بائبل کا پتا نہین ویسے
ہی قرآن کے متن کو بھی نیست و نابود کردین
اور فقط ترجمہ ہی ترجمہ شائع کرین تاکہ مسلمانون
کے اصل عبارت بائبل طلبی کا دعوی ہمسے چھوٹے
مگر یہہ حضرات اس سے شاید غافل ہین کہ خداوند تعالے
اسکے حفاظت کا ضامن ہوا ہی جیسے اسکے مطالب
کو غل و غش ملحدین و زنادقہ سے محفوظ رکہیگا ویسے
ہی اسکے لاثانی عبارت کو بھی اسکی مخالفین کے بیجا
حملون سے بچاویگا اگرچہ بعض نوجوانان انگریزی
خوان اسکے مطالب ہی کو وحی مقدس سمجھین اور الفاظ
سے سروکار نرکھین مگر کوئی قابل و لایق مسلمان کبھی
ایسا بیہودہ خیال نہین کرسکتا اسلئے ہمین نے مخالف
اسلام مترجم قرآن کے ترجمون کا کچھ یہہ مختصر حال لکہکر
اور اس مین خود اونہین کے اقوال سے باخوبی ثابت
کردیا ہے کہ ان ترجمون مین کوئی ٹہیک نہین اور اپنی
اصل سے کسیکو صحیح تعلق و درست لگاؤ نہین ہے
اور کتب معتبرۂ اسلام سے یہہ بھی ثابت کردیا ہے
کہ کافرون کا ترجمہ خصوصاً عبادات مین ہرگز مقبول
و معتبر نہین گو فی نفسہ وہ صحیح بھی ہو پس مسلمان
انگریزی خوانون کو ضرور اسکا خیال کرنا چاہئے
اور اگر ہوسکے تو اپنی قابلیت علمی سے انگریزی
وغیرہ مین اوسکا ترجمہ بطور خود کرلین تاکہ اونکی ابنای
جنس باہم مذاق لوگون کو فائدہ مند ہو یا جس
ملک کے لوگ مطالب قرآنیہ سے کچھ واقفیت نہین
رکہتے بہرکیف واقف ہوجائین ہمارے نزدیک قرآن
کا ترجمہ کرنا منع نہین ہے بلکہ قرین مصلحت ہی مگر
یہہ منصب ہمارے مخالف کو نہین حاصل ہوسکتا
ای ہمارے مہربان ایڈیٹر تمکو بہت اچھی طرح یاد ہی
کہ آپ کے پرچون مین ان سب تراجم قرآن کا ذکر
ہوچکا ہے مگر آپ خیال فرماوین کہ ہمارے اس
تذکرہ کا ایک جدا انداز ہے چنانچہ آپ کو اسکے

ملاحظہ سے واضح ہوگا اسلئے مناسب ہے کہ آپ
اسکو بہت صحت و وضاحت کے ساتھ چھاپ کر
شائع کردین تاکہ ہمارے مخالفین اپنی بیفائدہ کوششون
سے دست بردار ہون اور نوجوانان انگریزی دان
بھی آگاہ و متنبہ ہوجاوین۔ آیندہ وما علینا
الا البلاغ ۔ ہمارا کام کہدینا ہی جانو۔
اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو۔
آپکا مخلص قدیم محمد عبداللہ غفرلہ اللہ از مقام کلکتہ۔

رسالہ

صیانۃ الانسان من ترجمۃ القرآن الی
ترجمہا اھل الشرک والطغیان

سوی من سنگر بخواری سست سست
تا بگویم آنچہ در گہا ے تست۔

۱۔ مخالفین اسلام مین سے پہلے پہل رابرٹس
ری ٹن سس نامی انگریز نے باستدعاے پیٹر
متولی خانقاہ مقام گلگنی متعلقہ ملک جرمن باعانت
ہرمانی نس ذالماناویلنڈر کے سنہ ۱۱۴۳ھ مین قرآن
شریف کا لاطنی زبانمین ترجمہ کیا اور اوسکے صلہ مین
پیٹر سی اوسنی سے بلغ خطیر پایا۔ تسیل لکھتا ہی کہ یہ ترجمہ
بیشمار غلطیون اور بیحساب کمی و زیادتی کے جہون
سے اپنی اصل سے کچھ بھی مشابہت نہین رکھتا حتی کہ ہم
لائق نہین کہ اسپر ترجمۂ قرآن کا اطلاق صحیح ہوسکے
بیسٹر جنے سنہ ۱۵۴۳ء مین بمقام BALE بال چھاپا گیا اور اسکے ساتھ
ایک تردید اسلام و قرآن بھی شائع کی گئی۔

۲۔ اسکے شہور سے روز بعد انڈریا ارا واہنی نامی
ایک شخص نے ترجمۂ مذکورۂ بالا سی اٹالی زبان مین
قرآن شریف کا ترجمہ کیا مگر اسکے دیباچہ مین یہہ لکھدیا کہ
یہہ ترجمہ خاص عربی سے ہوا ہے چنانچہ تسیل لکھا
ہے کہ اسے لاٹن ترجمہ سی انڈریا ارا واہنی نے زبان
اٹالی مین ترجمہ کیا اور اس مترجم کا خطبہ کتاب مین
یہہ لکھدیا کہ یہ ترجمہ خاص زبان عربی سے ہوا ہے
محض غلط ہے اور جب اسکے اصل مین اتنی غلطیان
ہین تو صاف ظاہر ہے کہ اس اٹالوی ترجمہ مین
کتنی غلطیان ہونگی۔

۳۔ سنہ ۱۴۸۷ء مین جوہانس اندری اس ساکن
زی ٹی واستعلق والنشیا علاقہ سلطنت اندلس
جب مرتد ہوکر عیسائی واعظ بن گیا تب اوسنے
باستدعاے مارٹین گرشیا شیخ العلماء عیسائیان
بارسیلونا و قاضی اروغان کے قرآن شریف
وصحاح ستہ کا بھی ترجمہ اخیر ہندرہوین صدی
عیسوی مین ختم کیا۔ تسیل لکھتا ہے کہ اسنے مذہب
اسلام کی تردید مین ایک کتاب لکھی ہے جو بارہا
چھپ چکی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کو
پوری لیاقت نتھی۔

۴۔ تسیل لکھتا ہے کہ سنہ ۱۶۰۰ء مین انڈرو ڈوریر
جو قوم فرانسیس کے طرف سی مصر مین سفیر تھا اور
جسکی لیاقت زبان ترکی و عربی مین معتدبہ تھی
اپنی زبان یعنے فرانسیس مین قرآن کا ترجمہ کیا

ہے اور اوسکی یہہ تصنیف اگرچہ زابرٹس رٹن کے
ترجمہ سے بدرجہا عمدہ ہے مگر تو بھی ٹھیک وصحیح
ترجمہ ہونے سے بمراحل دور ہے کوئی صفحہ بھی
ایسا نہین ہے کہ جس مین غلطیان نہون اور تبدیل
وکمی وزیادتیون کا تو کوئی حساب نہین اور یہہ
تقصیر ایسی تقصیر ہے جو اس قسم کے مصنفات مین
معاف نہین ہوسکتی اور جس عیب نے اس کتاب کو
اور بھی عیبدار کر رکھا ہے وہ یہہ ہے کہ اس مین
اوس نے بہت سے ایسے تشریحون کو چھوڑ دیا ہے
جنکے بغیر بہت سے آیتون کا سمجھنا بسبب باریکی مضمون
کے مشکل ہے اور بہت سے آیتون کا اگر ٹھیک عربی
طور پر ترجمہ کیا جائے تو محال ہے بجالیکہ خود مصنف
ان اشکال کو جانتا ہے اور اکثر عربی تفسیرون کا
حوالہ بھی دیا کرتا ہے سیوری جو ایک اور فرانسیسی
مترجم قرآن ہے اس ترجمہ کے نسبت کہتا ہے کہ اگر
قرآن جو تمام شرقی ملکون مین عبارت کے کمال
قوت خیال کے مجد واجلال مین اعلے مرتبہ پر ہے
ڈورائر کے ترجمہ مین ایک نثر غیر منتظم و بے رونق
(جسکے پڑھنے سے طبیعت کو ماندگی آوے) معلوم
ہو تو یہہ الزام اس طرز پر ہے کہ جسطور سے یہہ
ترجمہ کیا گیا ہے یہہ کتاب یعنے قرآن زبور داؤد
کے مانند جدا جدا آیتون مین منقسم ہے یہہ طرز
تحریر جو نبیون نے اختیار کیا اس غرض سے
تھی کہ نثر مین زندہ خیالات اور نظم کے استعارے
اور محاورے بیان مین آسکین ڈورائر نے بلالحاظ

متن سب آیتون کو ملا دیا اور اون کو ایک بیان
مسلسل کر دیا اور اس مصیبت کے رفع کرنے کو
بار دتفسیرین اور بیچارہ عبارتین بیچین ملا دیا جس سے
قرآن کے خیالات کی شان اور عبارت کی فرمندگی
بالکل جاتے رہی اور اصل کی تعریف ناممکن ہوگئی ہے
ترجمہ سے کوئی نہین خیال کر سکتا کہ قرآن عربی زبان
مین فرد اور وحید ہے اور آر امی ڈیون پورٹ
تذکرہ سیل مین لکھتا ہے کہ جس زمانہ مین سیل کا ترجمہ
شائع ہوا اوس زمانہ مین سوا ایک خراب ترجمہ
ڈورائر کے اور کوئی ترجمہ تھا۔

۵۔ اسکے بعد سکندر راس نامی ایک شخص نے
اسی ترجمہ فرنساویہ سے انگریزی مین ایک قرآن کا
ترجمہ کیا چنانچہ سیل لکھتا ہے کہ انگریزی ترجمہ
قرآن اسی کتاب (یعنے ڈورائر کی کتاب) کا ترجمہ
ہے اور وہ بھی محض خراب ہے اس لئے کہ سکندر اس
جسنے یہہ ترجمہ کیا ہے عربی زبان سے ناواقف
تھا اور فرنساویہ زبان مین بھی کچھہ عمدہ مہارت
نہ رکھتا تھا اسلئے اسنے نئی نئی غلطیان اپنے طرف
سے اور بھی زیادہ کی اور اسکی زبان کی خرابی کا
تو کیا ذکر ہے وہ تو ایسے کہ عمدہ کتاب کی بھی
ہنسی کرائین۔

۶۔ ۱۶۴۲ء مین ایک کتاب مسمی القرآن مؤلفہ
ویکین اس خیال سے کہ ترکون کے قانون کی
یہہ ایک کتاب ہے یورپ مین چھاپی گئی

۷۔ اسکے بعد ۱۶۹۸ء مین ایک ترجمہ قرآن بزبان

لاطنی حامل المتن مع تشریحات وتردیدات مذہب
اسلام وایک رسالہ مستقلہ بتردید اسلام ترجمہ فادر
لوئیس مراکشیا کنفشر یوپ الوسنٹ یازدہم
پیدوامین جیاتیل لکھتا ہے کہ یہ ترجمہ عموماً
بہت ٹھیک ہے مگر اس مین محاورات عربی کا مطابق
اصل کے اس طرح ترجمہ کیا گیا ہے کہ سوا ایسے لوگون
کے جو علم عربی سے واقف ہین اورون کو سمجھنا
دشوار ہے تشریحات جو اسنے شامل کیا ہے البتہ عیسائیون
کو بہت مفید ہین مگر اوسکے تردیدات جسنے ہم کتاب
کو بہت ہی بڑہا دیا ہے محض فضول ہے اکثر تو اونمین
کے غیر تشفی بخش اور خلاف تہذیب ہین تیسواری
کی یہ رائے ہے کہ اس فاضل راہب نے جالیس
برسین ترجمہ اور تردید کرنے مین صرف کئے صحیح
طریقہ کا برتاؤ کیا یعنے اسنے متن کے موافق اسکے
آیتون کی تقسیم کی مگر اسنے ترجمہ لفظی کر ڈالا
اسنے قرآن کے مضمون کو نہین بیان کیا بلکہ
اوسکو لاطنی وحشی زبان مین پریشان کر دیا
اور گو اصل عبارت کی سب خوبیان اس ترجمہ
سے جاتے رہین تاہم اس ترجمہ کو ڈورائر کے ترجمہ
پر ترجیح ہے۔

۸ ۱۷۳۴ء ماہ نومبر مین جارج سیل کا انگریزی
ترجمہ قرآن مترجم کے زندگی ہی مین چھپا اور مترجم
نے پہلے لارڈ کارٹریٹ کی خدمت مین خدر گذرانا
اور پہر اوس زمانہ سے آج تک برابر عالم مین شائع
ہوا اور چونکہ یہ ترجمہ باعتبار تراجم سابقہ کے صاف

واضح ہوا اسلئے عموماً ایک علم نے بھی اسکو پسند
کیا مگر یہ ترجمہ بھی اصل عربی سے نہین کیا گیا ہے بلکہ مراکشیا
کے ترجمہ سے ماخوذ ہے چنانچہ راڈویل لکھتا ہے کہ سیل
کے ترجمہ کی جو کچھ قدر ہے وہ مراکشیا کی تحقیق کی بدولت
ہی اسکا بالکل سہارا اسی پر ہے مگر باوجود اسکے
بھی بخلاف مراکشیا کے سیل نے آیتون کی تفریق
نہ کی اور تمام کتاب کو ایک بیان مسلسل کر دیا اور
یہ ایک بہت ہی بڑا نقص ہے جسکی اہل علم مین
شکایت ہے اور ناواقفون کو طعن واعتراض کی
گنجایش آرای ڈیون پورٹ تذکرہ سیل مین
اس پر بہت حسرت وافسوس کرتا ہے اور راڈویل
اور ایک امر کا شاکی ہے کہ سیل نے ترجمہ قرآن
مین مراکشیا کے تتبع پر تفسیری فقرے بھی متن مین
لکھدیا ہے اور بعوض سکسنی زبان کے لاطنی لفظون
کو استعمال کیا سیل نے ایک متوجہ دیباچہ بھی اٹھ
فصلون کا لکھا ہے اوس مین ایام جاہلیت کے
وابتدائے اسلام کی کیفیات اور عقائد مسلمین و
وفرق مسلمین کو بیان کیا ہے علمائے عیسائیہ اس دیباچہ
کو بہت ہی لائق قدر وقابل تعریف سمجھتے ہین
حتی کہ راڈویل اسکو مخزن تحقیقات کہتا ہے
مگر ہم مسلمانون کے نزدیک یہ کوئی اتنی بڑی لائق
قدر وقابل تعریف تصنیف نہین ہے بلکہ اوسمین
بہت باتین طعن آمیز لکھی گئی ہین چنانچہ گاذفری
ہگنس وغیرہ بھی اس امر کے شہادت دیتی
ہین مگر باوجود اسکے بھی دو تین باتین اوسکی ہم

جناب نور افشانکی صریح غلطی

جناب اڈیٹر صاحب اخبار منشور محمدی سلامت بالاسلام

سنت الاسلام کے واضح ہو کہ اخبار نور افشان نمبر ۳۷ جلد ۱۳ مین ایک مضمون از جانب نور افشان لمع ہوا ہے جس مین صاحب نور افشان نے دو ایک باتین اہل اسلام کی لڑائی پر کچھ کچھ نصیحت فرمائی ہے مگر وہ نصیحت پادری صاحب کی اس مثل کے مصداق ہے کہ خود را فضیحت و دیگراں را نصیحت پر مبنی ہے اس لئے اس نصیحت کذب آمیز کا خلاصہ ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے **قولہ** لیکن جب ہم زیادہ غور کر کے خیال کرے، تو چندان افسوس کا مقام بھی نہین کیونکہ جسقدر ہر دو صاحبان نے قرآن سے تعلیم پائی ہے اس مین محبت کا کچھ ذکر نہین پڑا ہے اور اگر قرآن مین آپس کی محبت کا ذکر ہوتا تو ہرگز ہمارے ہمعصر صاحبان سے ایسا فعل وقوع مین نہ آتا - جواب پادری صاحب کا یہ کہنا کہ قرآن شریف مین آپس کی محبت کا ذکر نہین سراسر جھوٹ اور بہتان ہے جیسا کہ آگے چل کر ہم بیان کرین گے تمہیں ہم حضرات ہر دو اڈیٹران صاحبون کی علمی لیاقت پر سوائے افسوس کے کیا کہین جو اپنی اوقات عزیز کا خون ناحق کے جگر سے اور منت کی زبان دراز یونہین دن رات صرف کرتے ہین حالانکہ خداوند کریم اپنی کلام یعنے قرآن شریف سورۂ انفال رکوع ۸ مین فرماتا ہے

واطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم واصبروا ان اللہ مع الصابرین ترجمہ فرمانبرداری کرو اللہ کی اور اسکے رسول کی اور مت جھگڑو آپس مین پس سست ہو جاؤ گے اور جاتی رہیگی عزت تمہاری اور صبر و تحقیق اللہ ساتھ ہے صبر کرنیوالونکے ای برادران دین تم خیال نہین کرتے کہ تمکو خداوند کریم اپنی کلام قدیم مین کیا نصیحت فرماتا ہے کہ تم اے گروہ مسلمین آپس مین مت جھگڑو اگر تم ایسا مین جھگڑو گے تو تمہاری عزت خراب ہو جائیگی اور تم ذلیل ہو جاؤ گے اب اس سے کیا ذلیل ہونا باقی ہے دیکھو تمہارے آپس کے جھگڑون نے پادری صاحب کو کیا موقع عمدہ دیا ہے جو تمکو نصیحت فرمانے لگے اور نصیحت کے بہانے قرآن شریف پر اعتراض کرنے لگے گویہ اعتراض تعلیم قرآن شریف پر ایک بیہودہ خیال ہے کیونکہ پادری صاحب کا دعوی یہ ہے کہ قرآن شریف مین آپس کی محبت یعنے محبت عام نہین ہین کہتا ہون یہ کہنا پادری صاحب کا اس امر پر دال ہے کہ پادری صاحب نے کبھی قرآن شریف خواب مین بھی نہین دیکھا اسی پادری صاحب تعلیم قرآن شریف مین محبت عام تو ایسے عمدہ بیان کی گئی ہے انسان تو کیا بلکہ حیوانات کو بھی اس محبت عام سے فراموش نہین فرمایا

جیساکہ اللہ تعالیٰ سورۂ نساء رکوع ۶ مین فرماتا
ہے وعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین
احسانا وبذی القربی والیتمی والمساکین
والجار ذی القربی والجار الجنب والصاحب
بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم ان
اللہ لا یحب من کان مختالا فخورا ۱۲
ترجمہ بندگی کرو اللہ کی اور شریک نہ بناؤ کسکا
کسیکو اور نیکی کرو ماں باپ کے ساتھہ اور
قرابت والون کے ساتھہ اور یتیمون کے ساتھہ
اور غریبون کے ساتھہ اور پڑوسی قرابت والے
کے ساتھہ اور پڑوسی اجنبی کے ساتھہ اور ساتھی
کے ساتھہ اور مسافر کے ساتھہ اور جن کے مالک
ہوے تم اللہ دوست نہین رکھتا جو اکڑ کر چلے
اور شیخی بازکو - دیکھئے اس آیت شریف مین پروردگار
عالمین نے تیرہ حکم ارشاد فرمائے ہین اوّل
خلوص دل سے اللہ کی عبادت کرنا دویم عبادت
الٰہی مین غیر کو شریک نکرنا سوم والدین کے
ساتھہ احسان کرنا چہارم ناتے داران اور
قرابت والون سے نیک سلوک کرنا پنجم
یتیمون پر شفقت کرنا ششم محتاجون پر مہربانی
کرنا ہفتم پڑوسی قرابت والے کے ساتھہ نیک
سلوک کرنا پڑوسی وہ کہلاتا ہے جو قرابت رکھتا
خواہ وہ قرابت دینی ہو خواہ سببی ہشتم نیک
سلوک کرو پڑوسی اجنبی کے ساتھہ خواہ وہ اجنبی
دین مین کا ہو یعنے کافر ہو خواہ وہ اجنبی سببی ہو

کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ بہشت مین نہ
جائیگا وہ شخص جسکا پڑوسی ناخوش ہو (رواہ مسلم)
یہان پڑوسی عام ہے خواہ مسلمان ہو خواہ کافر
کوئی قید نہین نہم احسان کرنا اپنے ساتھی کے
ساتھہ خواہ وہ ساتھی تعلیم مین خواہ کوئی کام کرنے
مین ہو دہم غریب الوطن مسافر سے دوستی کرنا
بغیر قید مذہب کے کیونکہ مسافر عام ہے یازدہم
اپنے مملوکہ سے نیک سلوک کرنا خواہ از قسم حیوان
ہو خواہ انسان یعنے لونڈی وغلام وغیرہ اسلئے
لفظ مملوک عام ہے دوازدہم تکبر سے اکڑ کر
چلنا سیزدہم شیخی باز ہونا - ناظرین
بانصاف غور فرمائین کہ اس مختصر آیت مین
کیسا احسان عام ارشاد فرمایا گیا کہ حیوانات
تک کو بھی فراموش نہین فرمایا نہین معلوم
پادریصاحب نے کس تحقیق سے لکھہ مارا کہ
قرآن شریف مین محبت عام نہین صرف یہہ
لکھنا پادریصاحب کا اپنے بھائیون کو خوش
کرنا ہے تاکہ پادری صاحب کے اور عیسائی بھائی
سمجھہ جائنے کہ پادری صاحب بڑے عالم ہوگئے
ہین اگر پادری صاحب یہہ فرمائین کہ قرآن شریف
کی بعض آیات سے یہہ تعلیم پائی جاتی ہے کہ
یہود اور عیسائیون سے دوستی نکرو جیساکہ سورۂ
مائدہ رکوع ۶ و ۸ و ۹ وغیرہ سے معلوم ہوتا
ہے تو جواب اسکا یہہ ہے کہ دوستی دو طور کی
ہوتی ہے ایک جسمانی یعنے طبعی دوم روحانی

تو یہان دوستی جسمانی اور قلبی سے مسلمانون کو
منع فرمایا ہے کیونکہ یہہ غیر ممکن ہے کہ کوئی شخص
دوستی قلبی عام کر سکے کیونکہ ہم اپنی انکھون سے
دیکھتے ہین کہ کوئی عیسائی ایسا نظر نہین آتا جو
اپنے پڑوسی سے اپنے جسم کی مانند پیار کرتا ہو
باقی رہی دوستی روحانی یہہ عام ہے اس
دوستی سے ہم بیشک یہود و عیسائیون کو اپنا
دوست جانتے ہین کیا یہہ روحانی دوستی کا
نتیجہ نہین ہے جو ہم اہل اسلام یہود و عیسائیون
کی ہدایت کے لئے اپنا وقت عزیز کھو کر صدہا
مضمون لکھہ رہے ہین اور گم گشتہ راہ حق سے
(یعنے توحید الہی سے) گئے گذرے ہوؤن
کو نقارۂ توحید سے بآوازۂ بلند پکار پکار کر دن
رات جگاتے ہین اور خاص یہودیون کو راتدن
رسالت عیسوی سے فیضیاب کرتے ہین علاوہ
ازین دوستی کا دو قسم پر منقسم ہونا کچھہ ہمارا
اہل اسلام ہی مسئلہ نہین بلکہ علماے عیسوی
نے بھی یہہ امر مذکورہ بالا تسلیم کر لیا ہے دیکھو
تفسیر خزانۃ اسرار مطبوعہ مشن پریس لودیانہ صفحہ
کے صفحہ ۸۵ مین پانی پتی جنکی پت عیسائیون
کی نزدیک پادری فنڈر حیف سے بھی زیادہ
جانتے ہین اور ذی ذی کے خطاب سے سرفراز
فرماتے ہین خود پادری مذکور لکھتے ہین کہ پیار
کی دو قسمین ہین روحانی اور جسمانی جسکو یہان
کے لوگ محبت عقلی اور محبت قلبی کہتے ہین جسمانی
یا قلبی پیار رشتہ دارون مین ہوتا ہے پر روحانی
اور عقلی پیار مین سب کا حصہ ہے ایسے پیارے
دشمنون کو پیار کرنا چاہئے اور جسمانی پیار انسان
کی مرضی پر موقوف ہے جسکے ساتھہ چاہے رکھے
اسکی تکلیف سب کی نسبت شرع الہی نہین دیتے
پھر پادری صاحب فرماتے ہین کہ اگر کوئی صاحب
یہہ اعتراض کرے کہ دیکھو عیسائیون مین بھی
آپس مین دنگہ فساد ہوتا رہتا ہے تو اسکے جواب
مین ہم یہہ کہین گے کہ عیسائی مذہب روحانی
ہے اور جو نفسانی مزاج کا آدمی ہے وہ اسکو ہرگز
قبول نہین کرتا ہے اور جو نفسانی خواہشون کا
بندہ بنا تا ہے تو وہ کلیسا مین شامل نہین کیا
جاتا اور اگر ایسا آدمی پایا جاے تو اسکو تنبیہ
کی جاتی ہے پھر اگر وہ باز نہ آوے تو کلیسا
سے خارج کیا جاتا ہے دوسری قومین اگر اسکو
عیسائی کہین مگر حقیقت مین وہ عیسائی نہین
ہوتا ہے ۔ جواب یہہ کل تحریر مذکورۂ بالا پادری
صاحب نے شاید آسمانی کلیسا کی بابت لکھی ہے
مگر جو کلیسا زمین پر زمانہ حضرت مسیح علیہ السلام
سے قایم ہوی ہین ان مین تو یہہ کارروائی ہوتی
نہین اول خاص کلیسا جو سب سے پہلے قایم ہوی
یعنے حواریون کی جو کچھہ ان مین دنگہ فساد ہوا
شاید پادری صاحب کے یاد نہو اسلئے مدد
خدمت کرتا ہون دیکھو گلتیون کا باب ۲ ہدایت
۱۱ لغایت ۲۱ تک جسکا خلاصہ حرف یہ ہے

کہ جناب پولوس صاحب نے حضرت پطرس حواری سے بحث کی اور اس بحث مین جناب پطرس کو پولوس صاحب نے ملامت کے لایق اور انجیل کی تعلیم سے پھرا ہوا قرار دیا ہے اب پادری صاحب کے نزدیک دونو صاحبون مین سچا کون ہے آیا جناب پولوس صاحب یا حضرت پطرس اگر انصاف فرمائین گے تو ضرور ایک صاحب کو غلطی پر قرار دین گے کیونکہ انجیل سے پھر جانا بیشک راہ راست سے برگشتہ ہونا ہے اگر جناب پطرس انجیل سے برگشتہ نہین ہوے تو جناب پولوس نے بڑا سخت کلمہ حضرت پطرس کی نسبت بول دیا تو ایسا سخت کسی مومن کی نسبت کہنا بڑا گناہ ہے اب نہین معلوم ان حضرات مین سے کلمسا اول نے کیون کبھی صاحب کو خارج نہ کیا علاوہ ازین ہمارے روبرو خاص شہر لودیانہ مین ایک غریب عیسائی پر توہین عزت کی ایک عیسائی نے نالش کی جسکے جرم مین وہ غریب عیسائی ایک ماہ کی قید سے سزایاب ہوا قدرت خدا جسنے اس غریب عیسائی کو ایک ماہ کی قید کروائی تھی آپ بھی ایک مس صاحبہ کی بے ادبی کر بیٹھے مس صاحبہ نے عدالت مین نالش کی حاکم وقت نے اسکی عیسائی صاحب کو ایک سال قید کی اب وہ دونو قید شدہ عیسائی مسنون مین مزے سے تنخواہ پاتے ہین اور جناب مس صاحبہ بھی مسن مین آباد ہین حالانکہ انجیل شریف مین کہا ہے کہ تم اپنے دشمنون کو ستر مرتبہ کے ساتھ مرتبہ معاف کرو ہمارے روبرو ان حضرات نے ایک مرتبہ بھی اپنے خطاکارون کو نہین بخشا نہ یہ عیسائی پادری صاحب نے کلمسا سے خارج بھی نہین کی خدا جانے وہ کس کلمسا روحانی کا ذکر کرتے ہین اور وہ خارج شدہ عیسائی کس تختۂ زمین پر جاکر آباد ہوتے ہین

راقم الدین جلد ساز لودیانہ

گلزار اخبار

بابو کالی پرشاد وکیل لکھنو مرگئے ۸۰ کہ روپیہ تعلیم کیلئے چھوڑ گئے

حضور ڈیوک آف کناٹ نے معقول تکریم سے ریاست جوون کی سیر کی

حضور ڈیوک آف کناٹ ماہ جنوری مین فوج بمبئی کی کان پنگے دلی مین ترقی نفاق سے ہندو مسلمان قطع کی دریی ہین

حیدرآباد مین مثل کشمیر کے اندرونی ناچاقیان تباہی بخش ہین -

بنارس مین خالص گھی فروخت کیلئے ہندو کمپنی قایم ہوی

کارڈ ڈفرن شاید معزول شاہ سے امن پروری برما کی ترکیب پوچھین -

غزنی مین خبر آئی امیر کابل متصل جلال آباد فتل ہوے بوجہ فساد ملکی کے کابل قندہار کی سڑک آمد و رفت بالکل بند ہے -

سرحدی افغانستان پر لیپ گنگ کے پہنچنے کی افواہ بلند ہوی -

در مطبع مجرا سلام بنگلور باہتمام محمد شریف رونق الطباعہ طبع شد